International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

اسلام کا تجارتی ضابطہ اخلاق اور اس کے نفاذ میں ریاست کے فرائض: عصر حاضر کے تناظر میں ایک تجزیاتی جائزہ

The Trade Conduct of Islam and the State's Responsibility in its Implementation: An Analysis in the Contemporary Perspective

1. Dr. Ghulam Haider,
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: ghmaghrana@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

2. Dr. Hafiz Muhammad Ahmad,
Nazim, Idara Misbah-ul-Quran, Bahawalpur,
Email: muhammadahmad7390@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-2552-1406

To cite this article: Dr. Ghulam Haider and Dr. Hafiz Muhammad Ahmad. 2021. "The Trade Conduct of Islam and the State's Responsibility in its Implementation: An Analysis in the Contemporary Perspective". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 3 (Issue 2), 168-180.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3 || July - December 2021 || P. 168-180
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/3-2-11/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.03.02.u11
Journal Homepage	www.islamicjournals.com
Published Online:	July 2021

Abstract

Islam has given comprehensive ethical guidance about the whole life of a person. It is so important that Holy Qur'an praised Hazrat Muhammad (PBUH) as the bearer of good ethics. Unethical activities in economic matters put a very bad impression on society. We should be very much realistic to confess the fact that unethical activities are very common in trade in our society. In this article, guidance is provided to the people who are involved in business activities. Moreover, the duties of a state regarding trade ethics are elaborated. Fairness in business is so important that the development of a society depends on it. Golden principles were given by Holy Prophet (PBUH) about trade and commerce but these are forgotten by the Muslims. There is a dire need to ponder over the ethical teachings of the Holy Qur'an and the last prophet (PBUH) so that we may attain the confidence of the

developed nations.

Keywords: Ethics, Holy Qur'an, Sunnah, Business, Trade

معاشرے میں باہمی لین دین ایک ایسا امر ہے جس کے بغیر انسانی زندگی کا بقاء محال ہے۔ روزاول سے کھانے پینے اور پہننے جیسی بنیادی ضروریات زندگی کے حصول نے انسان کو مجبور کیا کہ وہ کوئی ایسی صورت نکالے جس سے اُسے مطلوبہ اشیاء کی فراہمی ممکن ہو۔ اس ضرورت کے نتیجے میں تبادلۃ المال با المال "یعنی مال سے مال کا تبادلہ" کی صورت ظہور پذیر ہوئی جسے عرف عام میں لین دین، تجارت، خرید و فروخت، بیع و شراء جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے۔ پھر اس میں ارتقاء کا عمل جاری رہا اور اسے بہتر سے بہتر قالب و شکل میں ڈھالنے کی کاوشوں میں شرائع سابقہ نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ جبکہ شریعتِ مطہرہ نے اس ضمن میں صرف عمومی ہدایات پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ایک مکمل جامع تجارتی نظام تشکیل دیا۔ ایک ایسا آزادانہ اور ہر قسم کے ظلم و استحصال سے پاک نظام جو کہ تجارت کے ارتقاء و نشو و نما کا ضامن، ارتکاز دولت کا سبب بننے والے عوامل کا مانع اور فریقین کے مصالح اور حقوق کا مکمل محافظ ہے۔ اسلام ایک ایسے آزادانہ نظام کا داعی ہے جس میں نہ تو بلاوجہ تاجروں پر قدغن ہے اور نہ ہی معاشی استحصال اور ارتکاز دولت کا سبب بننے والے عوامل کی اجازت ہے، لہذا اسلام نے لین دین میں تمام اخلاقی خرابیوں جھوٹ، جھوٹی قسم، ناجائز منافع خوری، دھوکہ دہی، ذخیرہ اندوزی، ناپ تول میں کمی، تجارتی مال پر اجارہ داری اور وعدہ خلافی جیسے غیر اخلاقی امور کی سختی سے ممانعت فرمائی اور دیانتدار و سچے تاجروں کو انبیاء کرام کی رفاقت کی نوید سنائی۔ آپ ﷺ کے عطا کردہ اصول و ضوابط کی بدولت قرون اولیٰ میں ایسے مسلمان تاجر پیدا ہوئے جن کے کردار سے نہ صرف تجارتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوا بلکہ اشاعت اسلام کی راہیں کشادہ ہوئیں۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ دور کے لین دین میں اخلاقی برائیوں کے سدباب کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضع کردہ تجارتی اصول و ضوابط کی روشنی میں ریاستی سطح پر مؤثر تجارتی ضابطہ اخلاق وضع کیا جائے اور اسے تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے نیز تاجر تنظیموں کے ذریعے تاجروں کی تربیت کا اہتمام کیا جائے تاکہ جدید مسلم ریاست میں مدینہ کی ریاست کے طرز پر لین دین میں اخلاقی قباحتوں کا قلع قمع ہو اور معاشی سرگرمیوں میں وسعت ہو۔

1. قرآن مجید اور تجارت:

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے تجارت کے بارے میں اصولی ہدایات دی ہیں۔ انبیاء کرام سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُواْ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعۡمَلُواْ صَٰلِحًاۖ إِنِّي بِمَا تَعۡمَلُونَ عَلِيمٞ ۔[1]

"اے پیغمبرو پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھے اس کا پورا پورا علم ہے"۔

اس آیت مبارکہ میں ہمارے خالق نے پاکیزہ رزق کو نیک اعمال سے پہلے بیان فرمایا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان نیک اعمال اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ رزق حلال کا اہتمام نہ کرلے۔ قرآن مجید میں جبر و اکراہ اور باطل طریقے استعمال کرنے کی بجائے باہمی رضامندی کی تجارت کا حکم دیا گیا ہے۔

[1]. Al-Quran, Al-Mominoon,23:51

سورۃ بنی اسرائیل میں ناپ اور تول کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَوۡفُوا ٱلۡكَيۡلَ إِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُواْ بِٱلۡقِسۡطَاسِ ٱلۡمُسۡتَقِيمِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلٗا۔ [2]

"اور جب کسی کو کوئی چیز پیمانے سے ناپ کر دو تو پورا ناپو، اور تولنے کے لیے صحیح ترازو استعمال کرو۔ یہی طریقہ درست ہے اور اسی کا انجام بہتر ہے"۔

مولانا امین احسن اصلاحی (م:1997ء) مندرجہ بالا آیت کی توضیح میں لکھتے ہیں:

"جو قوم ڈنڈی ماری کو شیوہ بنا لیتی ہے بظاہر اس کے کچھ افراد اپنی دانست میں نفع کماتے ہیں لیکن وہ در حقیقت اس عدل و صداقت کی بنیاد ہی کو ڈھا دیتے ہیں جس پر صالح معاشرہ اور صالح تمدن کا قیام و بقا منحصر ہے"۔[3]

ناپ تول میں کمی کرنے والے تاجروں کو وعید سناتے ہوئے سورۃ المطففین میں ارشاد فرمایا گیا:

وَيۡلٞ لِّلۡمُطَفِّفِينَ۔ ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكۡتَالُواْ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسۡتَوۡفُونَ۔ وَإِذَا كَالُوهُمۡ أَوْ وَّزَنُوهُمۡ يُخۡسِرُونَ۔ [4]

"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بربادی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ناپ کر یا تول کر ان کو دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں"۔

بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں ایسے تاجر کثرت سے پائے جاتے ہیں جو ناپ تول میں ہیرا پھیری کرتے ہیں۔

2. اسلام کا تجارتی ضابطہ اخلاق:

لین دین و تجارت کی اصل غرض وغایت کسب مال و حصول مال ہے۔ اور انسان فطری طور پر مال کا حریص ہے لہذا ضروری تھا کہ ایسا ضابطہ اخلاق تشکیل دیا جاتا جس سے حصول مال کی راہیں بھی ہموار رہیں، تجارتی سرگرمیوں میں بھی وسعت ہو، کساد بازاری کا خاتمہ ہو۔ گردش دولت کو یقینی بنایا جائے، مال و دولت کا بہاؤ بھی کسی ایک فرد یا جماعت کی طرف نہ ہو نیز وہ اشیاء جو معاشرہ و فرد کے لیے مجموعی طور پر نقصان دہ ہیں اُن کی گردش و فراہمی بھی بازار میں ممکن نہ ہو۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے درج ذیل اقدامات کیے گئے۔

i. تجارت کی ترغیب:

اسلام کے نظام تجارت کے مؤسس نے اعلان نبوت سے قبل نہ صرف تجارت کو بطور پیشہ اختیار فرمایا بلکہ بعد از اعلان نبوت آپ ﷺ نے تجارت کی ترغیب دیتے ہوئے صداقت شعار تاجر کو قیامت کے دن انبیاء کی معیت کی نوید سنائی۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء[5]

---

2. Al-Quran, Al-Bani Israil,17:35

3. Islahi,Amin Ahsan,Tadabur-e-Quran,Faran Foundation,Lahore,1403 AH,502/4

4. Al-Quran, Al-Mutaffifin,83:1-3

5. Tirmizi,Abu Isa,Muhammad bin Isa,Jam'i Tirmizi,Abwab-ul-Boyou,Dar-ul-Salam linnashar wal-touzeh,Riadh,1420 AH,Hadith no.1209

"صادق وامانت دار تاجر (روز قیامت) انبیاء وصدقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا"۔

ایک اور روایت میں تجارت کو رزق کے دس میں سے نو حصے قرار دیتے ہوئے فرمایا:

علیکم بالتجارۃ فیھا تسعۃ اعشار الرزق[6]

"تم تجارت کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ اس میں رزق کے دس میں سے نو حصے ہیں۔"

حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر لہ من ان یاتی رجل فیسالہ اعطاہ او منعہ۔[7]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی رسی لے اور اس سے اپنی پشت پر لکڑیاں کاٹ کر لائے، کہیں بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی آدمی کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے وہ اسے دیدے یا منع کردے"۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے:

عن المقدام ؓ عن النبی ﷺ قال: ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ، وان النبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ [8]

"حضرت مقدام نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کسی نے نہیں کھایا اس سے بہتر کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کھائے اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام تو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے"۔

انہی ترغیبات کے پیش نظر صحابہ کرام نے اس شعبے میں دلچسپی لی۔ روایات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی ضی اللہ عنہ کپڑا فروش تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص تیر بنا کر فروخت کرتے تھے۔ زبیر بن العوام اور عمرو بن العاص گوشت کا کام کرتے تھے، ابوسفیان تیل اور کپڑے کے تاجر تھے۔[9] یہ سب کچھ آپ ﷺ کی تربیت اور رہنمائی کی بدولت تھا۔

ii. حرام کردہ اشیاء کی تجارت کی ممانعت:

شریعت نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے ان کی تجارت ولین دین کو بھی حرام قرار دیا گیا، کیونکہ مقصود ان اشیاء کی فراہمی کو روکنا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ حرم علی قوم اکل شئی حرم علیھم ثمنہ۔[10]

"اللہ جب کسی قوم پر کسی چیز کو حرام فرمادیتا ہے تو اُن پر اُس کی قیمت کو بھی حرام کردیتا ہے"۔

---

[6] .Al-Ghazali,Abu Hamid,Muhammad bin Muhammad,Aihya Ulumiddin,Darul Ma‘arifah,Bairut,62/2

[7] .Bukhari,Muhammad bin Ismail,Al-Jam‘i Al-Sahih,Bab-ul-Ist‘ifaf ‘anil masalah, ,Dar-ul-Salam linnashar wal-touzeh,Riadh,1997 AD,Hadith no.1470

[8] .Bukhari, Al-Jam‘i Al-Sahih,Bab Kasab-ul-Rajul wa ‘amalihi bi yadih,Hadith no.2072

[9].Seoharvi,Hifz-ul-Rahman,Islam ka Iqtisaadi Nizam,Idarah Islamiat,Lahore,1984 AD,p.254

[10] .Abu Dawood,Sulaman bin Ashath,Sunan Abi Dawood,Bab fi Thaman-il-Khamar wal Maitah, Dar-ul-Salam linnashar wal-touzeh,Riadh,1420 AH,Hadith no.3488

اس اقدام سے تمام حرام کردہ اشیاء شراب ،خنزیر اور مردار وغیرہ کی خرید و فروخت ممنوع قراردے دی گئی تاکہ فردومعاشرہ ان کے اثراتِ بد سے محفوظ رہیں۔

iii. **ممنوعات تجارت:**

شریعت کا ایک مستقل اور متفقہ قاعدہ ہے کہ "الاصل فی الاشیاء اباحۃ"[11]"اشیاء میں اصل اباحت ہے۔یعنی ہر چیز حلال ہے سوائے اُس کے جن کا حرام ہونا شرعی دلائل سے ثابت ہو۔اس ضابطہ کی رُو سے شرعاً تمام لین دین اور کاروباری معاملات جائز وحلال ہیں۔جب تک ان میں کوئی ایسا شرعی سبب موجود نہ ہو جس کی وجہ سے وہ حرام قرار پائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ[12]

"اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کر دیا"۔

اللہ تعالیٰ نے بیع یعنی خرید وفروخت کو مطلقاً حلال قرار دیا ہے۔جب تک اس میں کوئی ایسا شرعی سبب نہ پایا جائے جو اُسے حرام کردے۔دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٖ مِّنكُمۡ ۔[13]

"اے ایمان والوایک دوسرے کے مال کوناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سوداتمہاری باہمی رضامندی کا ہو"۔

اس آیتِ مبارکہ میں باہمی رضامندی کی شرط کے ساتھ تجارت کو جائز قرار دیا گیا ہے۔اور اسی طرح فریقِ ثانی کو دانستہ نقصان پہنچانے کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَبۡخَسُواْ ٱلنَّاسَ أَشۡيَآءَهُمۡ ۔[14]

"اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو"۔

الغرض ایسے تمام ذرائع واسباب جن سے دولت کا ارتکاز ہو۔کسی ایک طبقے یا فریق کا استحصال ہو، ظلم واستبداد کی راہیں ہموار ہوں ،ان تمام طریقہ ہائے لین دین وتجارت کو قانونی طورپر حرام قراردیا گیا ہے جن میں سود، جُواء، غرر، غبن خلابہ ،ضرر، تدلیس، اور بیع معدوم وغیرہ بڑی بڑی ممنوعات تجارت ہیں۔باقی تمام اقسام تقریباً انہی بیان کردہ اقسام کے ذیل میں آتی ہیں۔[15]

3. لین دین میں اخلاقی برائیوں کی اصلاح:

شریعت مطہرہ کے عطا کردہ ضابطہ اخلاق کا تیسرا حصہ تجارت ولین دین میں پائی جانے والی اخلاقی قباحتوں کی روک تھام ہے۔ یہ وہ معاملات ہیں جن سے کاروباری ساکھ متاثر ہوتی ہے، تجارتی سرگرمیاں ماند پڑجاتی ہیں۔کساد بازاری عام ہو جاتی ہے۔ان معاملات

---

[11] .Soyouti,Jalaluddin,Al Ishbah Wal Nazair,Dar-ul-Kutub Al-Ilmiah,1983 AD,p.60
[12] . Al-Quran, Al-Baqarah,2:275
[13]. Al-Quran, Al-Nisa,4:29
[14]. Al-Quran, Al-A‘araf,7:85
[15]. Ghazi,Mahmood Ahmad,Mohazrat Ma‘ishat-o-Tijarat,Al-Faisal Nashiraan-o-Tajiraan Kutub,Lahore,p.237-241

میں سچ بولنا، دیانت داری، درست ناپ تول، وعدہ کی پاسداری وغیرہ شامل ہیں اور یہ وہ امور ہیں جو دنیا کی متمدن ومہذب اقوام میں تقریباً متفق علیہ ہیں جب کہ ہمارا رویہ اس باب میں انتہائی گراوٹ کا شکار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے لین دین میں پائی جانے والی برائیوں کی گرفت فرمائی۔ جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی اور بدیانتی جیسے شنیع افعال کی نہ صرف مذمت فرمائی بلکہ ریاست مدینہ میں ان کی روک تھام کے لئے اقدامات فرمائے۔

i. دھوکہ دہی سے مال بیچنا:

آپ ﷺ نے لین دین میں دھوکہ دہی پر مشتمل ہر خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ان النبی ﷺ نھی عن بیع الغرر[16]

"نبی اکرم ﷺ نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا"۔

خرید وفروخت کے معاملہ میں دھوکہ کرنے والوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا وعید ہوسکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، "جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا، آپ ﷺ کو (اس کا غلہ) اچھا لگا لیکن جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو اس میں گیلا پن محسوس ہوا۔ لہذا آپ ﷺ نے پوچھا معاملہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، بارش کی وجہ سے گیلا ہو گیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، پھر اسے غلہ کے اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ دیکھ لیتے (اور دھوکہ نہ کھاتے) سن لو "من غشنا فلیس منا"[17] "جو ہم سے دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔

بیع وشراء میں دھوکہ سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر کے طور پر خیار کی مختلف صورتیں خیار عیب[18]، خیار رویت[19]، اور خیار غبن[20] وغیرہ کو متعارف کرایا گیا۔

ii. جھوٹی بولی دینا:

نبی اکرم ﷺ نے اشیاء کی قیمت کو بڑھانے کے لیے جھوٹی بولی سے منع فرمایا۔ مثلاً کسی چیز کی نیلامی ہو رہی ہو جس کے لیے لوگ اپنی اپنی بولی دے رہے ہیں، ان میں ایک آدمی خریدنا نہیں چاہتا بلکہ صرف بھاؤ میں اضافے کی غرض سے بولی دے تو اس عمل سے منع فرمایا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

قال رسول اللہ ﷺ لا تناجشو[21]

---

[16].Abu Dawood,Al-Sunan,Bab fi Ba'i ilgharar,Hadith no.3376

[17] .Qushairi,Muslim bin Hajjaj,Sahi Muslim,Bab Man Gasha Falaisa Minna, Dar-ul-Salam linnashar wal-touzeh,Riadh,1419 AH,Hadith no.102

[18] . Where the goods can be returned if found defective.(islamicmarkets.com/education/five-khiyars, Dated: 1.01.2020).

[19] . Where the goods can be returned after inspection(islamicmarkets.com/education/five-khiyars, Dated: 1.01.2020).

[20] . Where the seller sells the goods at a price which is far expensive than the market price,a buyer has the right to return it to the seller(islamicmarkets.com/education/five-khiyars, Dated: 1.01.2020).

[21] .Abu Dawood,Al-Sunan,Bab Fi Al-Nahi 'Anil Najsh,Hadith no.3438

"نبی ﷺ نے فرمایا نجش مت کیا کرو"۔

نجش سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کی قیمت لگائے لیکن اس کا مقصد اُسے خریدنا نہ ہو بلکہ اُس کی قیمت بڑھانا ہو۔[22] یہ عمل ہماری منڈیوں میں عام ہے جہاں جھوٹی بولی کے ذریعے اشیاء میں گرانی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

iii. مڈل مین کا کردار:

رسول اکرم ﷺ نے بازار میں اشیاء کی قیمتوں کے تعین میں آزاد ماحول کے قیام اور کسی قسم کی مداخلت سے منع فرمایا۔ لہذا ایسے تمام عناصر وعوامل جن سے بازار میں من مانی یا اجارہ داری قائم ہو، کی روک تھام کی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

نهينا ان يبيع حاضر لباد وان كان كان اخاه او اباه[23]

"(حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہمیں اس سے منع کیا گیا تھا کہ کوئی شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے خواہ اس کا سگا بھائی باپ ہی کیوں نہ ہو"۔

اسی طرح تلقی الجلب سے بھی منع فرمایا۔[24] یعنی شہری آگے بڑھ کر دیہاتی سے مال کم قیمت پر خرید کر شہر میں منہ مانگی قیمت پر فروخت کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں مڈل مین کی بازار کی قیمت پر اجارہ داری قائم ہوتی ہے۔ مال فراہم کرنے والے سے کم قیمت اونے پونے مال خرید کیا جاتا ہے اور صارف وخریدار کو مہنگے داموں فروخت کیا جاتا ہے۔ اس اخلاقی گراوٹ کا راستہ آپ ﷺ نے مندرجہ بالا فرمان کے ذریعے بند فرمایا۔

iv. ذخیرہ اندوزی:

نبی اکرم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

من احتكر طعاماً اربعين ليلة برى من الله وبرى الله منه۔[25]

"جس نے چالیس دن تک غلہ روکے رکھا وہ اللہ تعالی سے اور اللہ تعالی اس سے بری الزمہ ہے"۔

کاروباری نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو نفع کمانے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ تاجر اپنی اشیائے تجارت کا ذخیرہ کرے تاکہ ضرورت کے وقت وہ لوگوں سے فائدہ اٹھا کر مہنگے داموں فروخت کرکے زیادہ سے زیادہ منافع کما سکے اور دوسری صورت یہ ہے کہ تاجر اشیائے ضرورت بازار میں لے آئے اور اسی طرح کماتا رہے۔

---

[22]. Afriqi,Ibn-e-Manzoor,Lisan-ul-Arab,Nashar-o-Adab Alhoza,Iran,1405 AH,351/6

[23] .Qushairi,Sahih Muslim,Bab Tahreem Ba'i Alhazir Lilbadi,Hadith no.1523

[24] .Abu Dawood,Al Sunan,Bab fi AL-Talaqi,Hadith no.3437

[25] .Ibn-e-Hanbal,Ahmad,Musnad,Musnad Abdullah bin Umar bin Al-Khatab,Moassisah Al-Risalah,Bairut,1421 AH,Hadith no.4865

ان دونوں طریقوں میں سے پہلے میں استحصال اور ضرورت مندوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا، طمع ولالچ نظر آتا ہے لیکن دوسرے میں تمدنی مصلحت بھی ہے اور برکت بھی ہے۔ لہذا ارشاد نبوی ﷺ ہے:

الجالب مرزوق والمحتکر ملعون۔[26]

"بازار میں مال درآمد کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت بھیجی جاتی ہے"۔

ہمارے معاشرے میں یہ اخلاقی قباحت موجود ہے۔ بعض خاص مواقع پر اشیاء خوردنی کی مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتوں میں گرانی لائی جاتی ہے۔ رمضان المبارک میں اکثر اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

v. لین دین میں کثرت سے قسمیں کھانا:

عام طور پر تاجر حضرات گاہک کو مال بیچنے کے لیے اور یقین دلانے کے لیے قسمیں کھاتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا:

ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق۔[27]

"مال کو فروخت کرتے وقت زیادہ قسمیں کھانے سے اجتناب کرو کیونکہ (وقتی طور پر) اس سے مال فروخت ہو جاتا ہے لیکن اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے"۔

زیادہ قسم اٹھانے سے انسان کا اعتبار اور بھرم اٹھ جاتا ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ جس تاجر کا مال جتنا خراب اور گھٹیا ہوتا ہے اُتنا زیادہ قسمیں کھاتا ہے۔ اس سے صارف کا اعتبار اُٹھ جاتا ہے۔ اگر کوئی سچا شخص بھی اپنی سچائی کا یقین دلانے کے لیے قسم اٹھائے اُس پر بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔

vi. ناپ تول میں کمی:

لین دین میں ایک اخلاقی برائی ناپ تول میں کمی وپیشی کرنا ہے یعنی کوئی شے لینا تو زیادہ تول کرلے لینا اور جب دینا تو کم تول کر دینا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واوفوا الکیل والمیزان بالقسط۔[28]

"انصاف کے ساتھ پوری پوری ناپ تول کیا کرو"۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک طویل حدیث میں ارشاد فرمایا:

خمس بخمس قیل یارسول الله وما خمس بخمس....ولا طفقوا المکیال الا منعو النبات واخذ وبالسنین۔[29]

---

[26] .Ibn-e-Majah,Al Sunan,Bab ALhuqra Waljalab, Dar-ul-Salam linnashar wal-touzeh,Riadh,1419 AH, Hadith no.2153

[27] .Qushairi,Sahih Muslim,Bab Al Nahi ‘Anil Halaf Fil Ba‘i,Hadith no.1607

[28] .Al-An‘aam,6:104

[29] .Tabrani,Salman bin Ahmad,M‘ojam Al-Kabeer,Maktabah Ibn-e-Taimiah,Cairo,45/11

"پانچ چیزیں پانچ میں سے آتی ہیں۔ صحابہ نے پوچھا یہ پانچ چیزیں کیا ہیں۔۔۔(ان میں سے ایک یہ ہے)اور جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی پیشی کرنے لگتی ہے تو ان کی زمین کی روئید گی روک لی جاتی ہے اور اسے قحط میں مبتلا کر دیا جاتا ہے"۔

یہ قباحت اور اس کے نتائج بد ہمارے معاشرے میں عام ہیں۔ عام ریڑھی والے سے لے کر بڑی کمپنیاں اس خرابی میں مبتلا ہیں۔ ہمارے ہاں مجموعی معیشت کی پیداوار میں کمی اور کاروبار میں روز بروز تنزلی کا ایک سبب ناپ تول میں کمی ہے۔

vii. بددیانتی وبدعہدی:

اسلام میں وعدے کی پابندی کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان سے فرمایا گیا ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَوۡفُواْ بِٱلۡعُقُودِ[30]

"اے ایمان والو اپنے وعدوں کو پورا کرو"۔

وعدے کی پاسداری و دیانتداری انسان کا وہ وصف ہے جس پر اس کے اخلاق کی پوری عمارت استوار ہوتی ہے، خصوصاً لین دین و تجارت میں دیانتداری، وعدے کی پاسداری کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کاروباری ساکھ اور اعتماد، دیانتداری و وعدہ کی پاسداری کے باعث قائم رہتا ہے اور اس کے باعث کاروبار میں وسعت ہوتی چلی جاتی ہے۔ جب کہ بددیانتی بدعہدی کے باعث کاروبار مندے کا شکار ہو جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"لاایمان لمن لاامانته له ولادین لمن لاعهد له"۔[31]

"اس شخص کا ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور اس کا دین نہیں جس میں عہد کا پاس نہیں"۔

اس امر میں بحیثیت مسلمان اور پاکستانی ہمارا دنیا میں کوئی بھی اعتبار او اعتماد باقی نہیں رہا۔ کاروباری بددیانتی وبدعہدی کی ہر صورت ہمارے اندر سرایت کر چکی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان امور کو ایمان اور دین کے ہم پلہ قرار دیا اور ان اوصاف کے نہ پائے جانے کو ایمان اور دین کے نہ پائے جانے پر محمول فرمایا۔

viii. کذب بیانی:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی ممانعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَٱجۡتَنِبُواْ قَوۡلَ ٱلزُّورِ[32]

"اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو"۔

ایک حدیث مبارکہ میں منافق کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

آية المنافق ثلاث: اذا حدث كذب، واذوعد اخلف، واذا اتمن خان[33]

---

30 .Al-Maidah,5:1

31 .Ahmad bin Hanbal,Musnad,Musnad Anas bin Malik,376/19

32 .Al-Hajj,22:30

33 .Bukhari, Al-Jam‘i Al-Sahih,Bab ‘Alamat-ul-Munafiq,Hadith no.33

"منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے"۔

صداقت یوں تو زندگی کے ہر معاملہ میں انتہائی ضروری ہے لیکن لین دین میں اس وصف کی اہمیت مزید دوچند ہو جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خاص طور پر لین دین میں صداقت وراست بازی کی تاکید فرمائی اور کذب بیانی سے اجتناب کا حکم ارشاد فرمایا:۔ ایک بار آپ ﷺ نے لوگوں کو خرید و فروخت میں مصروف دیکھا تو فرمایا: اے تاجرو؛ وہ آپ ﷺ کی پکار پر آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے فرمایا:۔

ان التجار یبعثون یوم القیامه فجارا الا من اتقی الله وبر وصدق۔[34]

"بے شک اکثر تاجر قیامت کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرتے رہے، نیکی کی راہ اختیار کی اور راست بازی سے کام لیا"۔

اسی طرح حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

یامعشر التجار ایاکم والکذب[35]

"تجارت کرنے والو! جھوٹ سے بچو"۔

اس امر میں اگر ہم اپنی حالت کا جائزہ لیں ہماری تجارت وبازار میں کذب بیانی عام ہے، صداقت وراست بازی ڈھونڈنے کو نہیں ملتی۔ اسی لئے معیشت کے باب میں ہم روبہ زوال ہیں۔

ix. لین دین میں مشکلات پیدا کرنا:

کاروباری معاملات میں ایک دوسرے کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، باہم سہولت ورعایت دینا اور اعلیٰ اخلاق وکردار کا مظاہرہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس سے لین دین میں وسعت ہوتی ہے اور کاروبار خوب پھیلتا اور پھولتا ہے۔ جبکہ مشکلات اور تنگی سے کاروباری سرگرمیاں ماند پڑتی ہیں۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله یحب سمح البیع، سمح الشراء، سمح القضاء۔[36]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ خریدنے میں، بیچنے میں اور فیصلہ کرنے میں آسانی کو پسند فرماتا ہے"۔

لہذا ضروری ہے ہم مسلمان اپنے کاروباری امور، بیع وشراء میں ایک دوسرے کے لیے آسانیاں پیدا کریں۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے،

عن النبی ﷺ قال: کان تاجر یداین الناس فاذا رای معسرا قال لفتیانه: تجاوزوا عنه لعل الله ان یتجاوز عنا۔ فتجاوز الله عنه[37]

[34] .Tirmizi,Al-Jam‘i,Abwab-ul-Boyou,Hadith no.1210

[35] .Tabrani, M‘ojam Al-Kabeer,56/22

[36] . Tirmizi,Al-Jam‘i,Abwab-ul-Boyou,Hadith no.1319

"نبی اکرم ﷺ سے رویت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا، اور جب کبھی اس کا مقروض تنگ دستی میں ہوتا تو وہ اپنے ملازموں سے کہتا کہ اسے معاف کرو تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے۔ پس اللہ رب العزت نے اسے معاف کر دیا"۔

4. لین دین کے معاملات کی اصلاح کے لیے ریاست کی ذمہ داریاں:

معاشی ترقی و نمو کے لئے ضروری ہے کہ درج بالا اخلاقی برائیوں کا انسداد کیا جائے کیونکہ ان امور کے ہوتے ہوئے فلاحی ریاست کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ان برائیوں اور قباحتوں کے دو اسباب ہو سکتے ہیں۔ سب سے بڑا سبب اسلام کے اصول تجارت کی معرفت نہ ہونا اور احکام شریعہ سے لاعلمی ہے۔ دوسرا سبب مال کی حوس میں حلال و حرام کی تمیز کو بالائے طاق رکھنا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ریاست کی ذمہ داری ہے کہ جو افراد اسلامی اصول تجارت سے ناواقف ہیں اُن کی مناسب تعلیم و تربیت کا اہتمام کرے اور جو حلال و حرام کی تمیز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہوس نفس کی وجہ سے ان اخلاقی قباحتوں کا شکار ہیں، اُن کے لیے مؤثر نگرانی کا نظام اور قانون سازی کی جائے۔

i. اسلامی اصول تجارت کی تعلیم و تدریس کا بندوبست:

تعلیم و تدریس کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَقُل رَّبِّ زِدۡنِي عِلۡمٗا [38]

"فرما دیجیے کہ اے میرے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما"۔

ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ [39]

"اگر تمھیں علم نہ ہو تو اہل ذکر سے دریافت کر لو"۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثتُ مُعَلِّماً [40]

"بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

علم کی اس اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ لوگوں کو اسلام کے اصول تجارت سکھائے جائیں۔

ہماری تجارت و لین دین کے باب میں پائی جانے والی اکثر بے ضابطگیاں اسلام کی تعلیمات سے ناواقفیت کی بناء پر ہیں۔ اس حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درج ذیل حکم ہمارے لیے مشعل راہ ہے جو انہوں نے اپنے زمانے میں صادر فرمایا تھا۔

لا یبع فی سوقنا الا من قد تفقه فی الدین [41]

---

[37] .Bukhari, Al-Jam'i Al-Sahih,Kitab-ul-Boyo'u,Hadith no.2078
[38] .Taha,20:114
[39] .Al-Nahl,16:34
[40] .Ibn-e-Majah,Sunan,Hadith no.229
[41] .Ibid,Abwab-ul-Witr,Hadith no.487

"ہمارے بازاروں میں صرف وہی خرید و فروخت کرے جو دین کی سمجھ رکھتا ہو"۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست اس باب میں اپنے شہریوں کی مناسب تربیت کا بندوبست کرے۔ اور یہ عمل تین سطحوں پر کیا جا سکتا ہے۔

عمومی سطح:

ذرائع ابلاغ، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا پر اس حوالے سے ایک جامع پالیسی مرتب کیجائے۔ مجموعی نشریات واشاعت کی ایک مناسب شرح تجارتی تربیت کے لیے مختص کی جائے۔ الیکٹرانک میڈیا پر اس حوالے سے پروگرامز کی تعداد بڑھائی جائے اور سوشل میڈیا پر خصوصی پیجز کے ذریعے، اسلامی اصول تجارت کی تشہیر کی جائے۔

خصوصی سطح:

شریعہ اکیڈمی یا دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی طرز پر اقتصاد اسلامی کے ادارے کھولے جائیں جنکا مقصد اس باب میں خصوصی تربیت وٹریننگز کا اہتمام ہو۔ وہ ادارے تجارتی تنظیموں، چیمبر آف کامرس، اور انجمن تاجران وغیرہ کے اشتراک سے تاجروں کی تربیت کا خصوصی اہتمام کریں۔ مختلف ورکشاپس اور سیمینار وغیرہ کا انعقاد تسلسل سے کیا جائے۔

تدریسی سطح:

اسلام کے تجارتی ضابطہ اخلاق کے ریاستی سطح پر نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ اسے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔ ہر سطح کے تعلیمی نصاب میں افراد معاشرہ کی تربیت کے لیے یعنی صارف و تاجر دونوں کے لیے اسلام کے تجارتی اصول وضوابط، صداقت، دیانت، امانت، ایفائے عہد جیسے سنہری اصولوں کی تعلیم و تدریس کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے۔ نیز خصوصی طور پر تجارتی تعلیم، معاشیات، بزنس ایڈمنسٹریشن اور کامرس کے نصاب میں اسلام کے تجارتی ضابطہ اخلاق کا معتد بہ حصہ شامل نصاب کیا جائے۔ تاکہ تجارتی میدان میں آنے والی نسل نو اسلام کے تجارتی ضابطہ اخلاق پر عمل پیرا ہو کر ہر سطح پر بحیثیت قوم ہماری کاروباری ساکھ کی بحالی اور تجارتی سرگرمیوں میں وسعت پذیری کا ذریعہ بن سکے۔

ii. قانون سازی و مؤثر نگرانی کا عمل:

نبی اکرم ﷺ بازار کے معاملات کی دیکھ بھال کے لیے بعض اوقات منڈیوں اور بازاروں کا دورہ بھی فرماتے تھے۔ اور موقع پر تفتیش و پوچھ گچھ فرما کر ضروری تنبیہہ یا کاروائی عمل میں لاتے۔[42] بعض روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے منڈیوں اور بازاروں کی مجموعی نگہداشت کے لیے اور تاجروں کے بے جا تصرف سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لیے بازاروں کے باقاعدہ محتسب مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد سوق مکہ کے نگران سعد بن سعید العاص تھے اور سوق مدینہ کے نگران و محتسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔[43]

[42] .Qushairi,Sahih Muslim,Bab Man Ghashana Fa Laisa Minna,Hadith no.102

[43] .Al-Halbi,Ali bin Ibrahim,Al-Seerah Al-Halbiah,Dar-ul-Kutub Al-Ilmiah,Bairut,1427 AH,459/3

لین دین میں اخلاقی قباحتوں کے مرتکب ایسے افراد جن کا مطمع نظر مال کا حصول ہوتا ہے اور حلال و حرام کی اُن کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے، ایسے افراد کے لیے ریاستی سطح پر قانون سازی اور مؤثر نگرانی کا عمل وضع کیا جانا ضروری ہے۔ اس نگرانی کے عمل میں شفافیت و بے لاگ اطلاق از حد ضروری ہے۔ تاکہ ایسے لوگ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خوف سے لین دین میں اخلاقی برائیوں سے محفوظ رہیں۔ اسلام کا مطلوب یہ ہے کہ حلال طریقے سے مال حاصل کیا جائے اور صحیح راستے پر خرچ کیا جائے۔ معاشرے میں بہت سے حقوق مال کے ساتھ ہی متعلق ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ تجارت کریں۔ کوئی بھی کاروبار ہو اگر اسے اسلامی اصولوں کے مطابق کیا جائے گا تو اس کے نتیجے میں برکات حاصل ہوں گی۔

5. خلاصہ بحث:

مقالے میں مذکور مباحث کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

1۔ قرآن مجید میں تجارت کے بارے میں اصولی ہدایات دی گئی ہیں۔

2۔ طیب چیزوں کے استعمال اور ناپ تول میں انصاف کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

3۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا اور دوسروں کے سہارے زندگی گزارنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔

4۔ اسلام تجارت کی ترغیب دیتا ہے اور سچائی نیز ایمانداری کے ساتھ تجارت کرنے والوں کو بشارتیں سناتا ہے۔

5۔ شریعت میں جو چیزیں حرام ہیں ان کی تجارت کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

6۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے فرامین کے زریعے لین دین میں موجود اخلاقی برائیوں کی اصلاح کی۔ جھوٹ، دھوکہ، بدعہدی، ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ جیسی قبیح عادات سے منع کیا گیا ہے۔

7۔ ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایک طرف عوام کو اسلام کے اصول تجارت سے آگاہ کرے اور دوسری طرف نگرانی کا مؤثر نظام وضع کرے تاکہ معاشرہ معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے۔